حجاب غیبت

جناب سید محمد شادؔ شاؔد زید پوری صاحب تلمیذ یونسؔ زید پوری صاحب

حجاب قدس کا پرتو حجاب غیبت ہے
زمین سے عرش تلک حسن کی حکومت ہے
چراغ طور تہہ دامن محبت ہے
مجاز ایک طرف اک طرف حقیقت ہے
نہ دیکھنے کے فقط ہیں مجاز کے پردے
نیاز ڈالے ہے چہرے پہ ناز کے پردے

وہ نور محض ہے اس کو ادائیں کیا معلوم
وہ عدل محض ہے اس کو جفائیں کیا معلوم
یہ ساز دیتا ہے کیسی صدائیں کیا معلوم
وہی بتائیں تو ہم کو بتائیں کیا معلوم
خدا کا حکم انہیں کی زباں سے جاری ہے
یہ کچھ کھلا نہیں کاہے کی پردہ داری ہے

اسی کی تابع فرماں بہارِ حُسن بھی ہے
وہ حسن محض ہے پروردگار حسن بھی ہے
حریم عشق میں خدمت گزار حسن بھی ہے
نیاز عشق بھی ہے اقتدار حسن بھی ہے
مقام قدس پہ مہماں بلائے توبہ ہے
قِدم حدوث پہ قربان جائے توبہ ہے

الٹ دو رُخ سے نقاب انتظار اب کیا ہے
رکا ہے سینہ میں دم اعتبار اب کیا ہے
خزاں کا رنگ ہے رنگ بہار اب کیا ہے
کہو مشیت پروردگار اب کیا ہے
کرو ظہور نہیں تو ہم اب نکلتے ہیں
شہید زیر زمیں کروٹیں بدلتے ہیں

اب انتظار کی اک اک گھڑی قیامت ہے
بجھی بجھی ہوئی عشاق کی طبیعت ہے
گناہ کرتے ہیں پھر بھی امید رحمت ہے
اسی میں موت اگر آگئی شہادت ہے
میں کیسے جانوں کہ اس کا مآل اچھا ہے
کبھی یہ پھر کے نہ پوچھا کہ حال اچھا ہے

تمہارے وعدے کا ہے اعتبار ٹھہرے ہیں
ہمارے دل پہ نہیں اختیار ٹھہرے ہیں
وگرنہ شیر دم کارزار ٹھہرے ہیں
الٹ کے گردش لیل ونہار ٹھہرے ہیں
خطا معاف یہ کیا مشغلہ ہے غیبت کا
جو چاہو تم تو بدل جائے رخ مشیت کا

تمہارے دم سے بزرگوں کی شان باقی ہے
وہی جلال وہی آن بان باقی ہے
ذرا ذرا تن عاشق میں جان باقی ہے
الٹ دو پردہ یہی امتحان باقی ہے
تمہارے ساتھ چلے فوج اور علم نکلے
تمہاری تیغ کے سائے میں ان کا دم نکلے

دکھاؤ خلق نبیؐ مسکرا کے بات کرو
جو کوئی غیر ہو نظریں بچا کے بات کرو
جو صاف کہہ نہیں سکتے چھپا کے بات کرو
گناہگاروں کے مجمع میں آ کے بات کرو
یہ زیر کعبہ جو باندھے قطار بیٹھے ہیں
تمہاری دید کے امیدوار بیٹھے ہیں

ہمیشہ چاند بزیر سحاب کیا معنی چھپا کے رخ کرم بے حساب کیا معنی
ہو جس کے دل میں اسی سے حجاب کیا معنی عریضہ پا کے نہ دینا جواب کیا معنی
خزانہ برق کا ہوتا ہے بے قرار کا دل
تمہیں قسم ہے نہ توڑو امیدوار کا دل

انہدام جنت البقیع

محترمہ تنظیم زہراء نقوی کنیزؔ اکبر پوری قم، ایران

رکھتی تھی رونقیں ہی کبھی جنت البقیع اُجڑی ہوئی ہے آج وہی جنت البقیع
سنسان قبر فاطمہ بنت رسولؐ ہے جور و ستم کے نرغے میں اب تک بتولؑ ہے
عالم ہے ہُو کا مرقد ابن بتولؑ پر بعد وفات ظلم یہ سبطِ رسولؐ پر
قبر علیؑ و باقرؑ و صادقؑ کا انہدام جسمِ نبیؐ پہ سمجھو چلائے گئے سہام
اہل ولا کی قبروں کا ملتا نہیں پتا ہے ہے غضب یہ ہشتم شوّال کو ہوا
رحمت خدا کی آل رسولؐ ودود پر لعنت خدائے پاک کی آل سعود پر
جنت مٹانے والے تو جنت نہ پائیں گے ان کا صلہ یہی ہے جہنم میں جائیں گے

امام جعفر صادق علیہ السلام

سید تنویر مہدی تنویر نگروری، لکھنؤ

ہے کب سے تشنہ یہ میخوار جعفر صادقؑ میئے علوم ہے درکار جعفر صادقؑ
عناد و کذب کے صحرائے خارزار میں بس صداقتوں کا ہیں کہسار جعفر صادقؑ
ہر ایک آپ کا شاگرد ہے خدا کی قسم خود اپنے آپ میں شہکار جعفر صادقؑ
جہاں فقیہوں کی آ کر جبینیں جھکتی ہوں وہ آپ ہی کا ہے دربار جعفر صادقؑ
جہالتوں کے سروں پر کھنچی ہوئی اب تک ہیں ایک تیغ شرر بار جعفر صادقؑ
امام موسیٰؑ کاظمؑ یتیم ہوتے ہیں محب ہیں سب جگر افکار جعفر صادقؑ
شہید زہر دغا سے کئے گئے صد حیف ہمارے سید و سردار جعفر صادقؑ
کھڑا ہے دیر سے تنویرؔ علم کا پیاسا ذرا سی علم کی بوچھار جعفر صادقؑ

تہذیبؔ نگروری

عید کی ساری خوشی جاتی رہی دل سے مرے آسمان ظلم اک ایسا گرا اِس ماہ میں
عید میں بھی روتا ہے تہذیبؔ کا دل زار زار انہدام روضۂ زہراؑ ہوا اِس ماہ میں